www.KitaboSunnat.com

شیخ علی عبد الرحمٰن حذیفی حفظہ اللہ، امام و خطیب مسجدِ نبوی
ترجمہ و تلخیص: فضل الرحمٰن رحمانی، فاضل مدینہ یونیورسٹی

اُمتِ اسلامیہ کو درپیش خطرات اور ہمارا فریضہ

روافض کے باطل نظریات کے خلاف مسجدِ نبویؐ سے بلند ہونے والی مجاہدانہ صدا

۱۹۷۹ء کے انقلابِ ایران کے بعد پہلی بار ۱۹۹۸ء میں ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے سعودی عرب کا تفصیلی دورہ کیا جس میں سعودی نظام حکومت سے لے کر، عرب معاشرے اور سعودی شہروں دیہاتوں کی مشاہدے وزیارتیں بھی شامل تھیں۔ سعودی حکومت نے ایران سے مفاہمت و مقاربت کے لئے بازار سے شیعہ وروافض کے خلاف تمام لٹریچر اور کتب و کیسٹ غائب کروادیئے۔ ایرانی وفد جب مدینہ منورہ پہنچا تو اُمتِ اسلامیہ کے مایہ ناز فرزند اور سعودی خطباودعاۃ کے سرخیل، مسجدِ نبویؐ کے امام وخطیب شیخ ڈاکٹر علی عبد الرحمن حذیفی، اُستاذ مدینہ یونیورسٹی نے دلائل و حقائق سے بھرپور ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ عین اس موقع پر ارشاد فرمایا گیا جب ایرانی صدر اپنے تمام رفقا کے ہمراہ مسجد نبوی میں موجود تھے۔ اس خطبہ میں ملتِ اسلامیہ کو درپیش عالمی سازشوں اور خطرات سے لے کر، مسلم حکمرانوں کے فرائض، عوام کی ذمہ داریوں اور عالمی سیاست کے حساس پہلوؤں پر بڑے ہی بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالی گئی۔ اس خطبہ میں شیعہ کے باطل نظریات کو بھی کسی ملامت ومفاد کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے صراحت سے پیش کردیا گیا۔ اس مجاہدانہ خطبہ کی تاثیر دیکھتے ہوئے ایرانی صدر اور وفد نے دورانِ خطاب ہی مسجد نبوی سے نکلنا چاہا، لیکن سیاسی مصالح کی بنا پر وہ صرف نمازِ جمعہ ہی علیحدہ پڑھنے پر قادر ہوسکے۔ مسجدِ نبوی میں ہونے والے اس خطبہ کا دنیا بھر میں خوب چرچا ہوا، کچھ عرصہ کے لئے شیخ حذیفی حفظہ اللہ کو خطابتِ مسجد نبویؐ کے باسعادت منصب سے بھی علیحدہ ہونا پڑا، لیکن ایک عالم باصفا نے اپنے دینی علم اور عمل کے تقاضوں کو بروئے کار لاتے ہوئے منبر نبویؐ کے فرض سے سرمو انحراف برداشت نہ کیا۔ محدث کے اَوراق میں خطیب مسجد نبوی علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتسلیم کے دلیرانہ خطاب کا اُردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔ ح م

الحمد لله ربّ العالمين، والصلاة والسلام على المبعوث الأمين، سيدنا محمد وعلى آل بيته الطاهرين الطيبين، وعلىٰ صحابته الغر الميامين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين... أما بعد!

معزز مسلمانو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے اور اسلام کی رسّی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مضبوطی سے پکڑلو اور دل جمعی کے ساتھ اس پر ڈٹے رہو۔

فرزندانِ اسلام! انسان پر اللہ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے عظیم ترین نعمت دین حق سے سرشاری ہے۔ یہی وہ دین حق ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو کفر کے اندھیرے سے نجات دے کر ہدایت کے راستہ پر گامزن کیا ہے۔ ضلالت وگمراہی میں ٹامک ٹوئیاں مارنے سے بچالیا ہے اور دین کی روشن اور تابناک راہ سے ہم کنار فرماکر حق کی بصیرت سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ﴾[1]

"اور کیا ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا، پھر ہم نے اس کو زندہ کردیا اور ہم نے اس کو ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لیے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے کیا اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے؟ جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا۔"

عظمتِ اسلام اور وحدتِ ادیان کا باطل نظریہ

اسلام ہی زمین وآسمان میں اللہ کا پسندیدہ دین ہے اور یہی وہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے اگلے اور پچھلے سب لوگوں کے لئے منتخب فرمایا۔ لیکن ہر نبی کی شریعت اپنے سابق نبی سے جداگانہ حیثیت کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لئے اس کی اُمت کے شایانِ شان شریعت عطا فرمائی ہے، جو اس کی اُمت کے ماحول سے ہم آہنگ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت جس شریعت کو چاہا منسوخ کردیا اور جس شریعت کو چاہا برقرار رکھا۔ بالآخر سید البشر محمد ﷺ کی بعثت کے بعد ساری شریعتوں کو اللہ تعالیٰ نے منسوخ کردیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے شریعتِ محمدی کے آجانے کے بعد تمام انسانوں اور جنوں کو اس کی اتباع کرنے اور اس پر ایمان لانے کا مکلّف ٹھہرا کر شریعتِ محمدی کو دوام بخش دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ا۟لَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ

1 سورۃ الانعام: ۱۲۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾[1]

"آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی اُمّی پر جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔"

حدیث نبویؐ ہے:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میرے بارے میں کسی یہودی یا کسی نصرانی کو پتہ چل جائے اور اس کے باوجود وہ مجھ پر ایمان نہ لائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

چنانچہ اب ہر شخص کے لئے شریعتِ محمدی پر ایمان لانا واجب ہے اور جو شخص محمد ﷺ پر ایمان نہ لائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قابل قبول نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾[2]

"بلاشبہ اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾[3]

"اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو افضل ترین شریعت اور کامل ترین دین دے کر مبعوث فرمایا۔ یہ دین تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کی بعثت ورسالت کا لبِ لباب اور نچوڑ ہے۔ آپ ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء ورسل آئے، ان سب کی دعوت کا مقصد یہی تھا جس کی

۱ سورۃ الاعراف: ۱۵۸
۲ سورۃ آل عمران: ۱۹
۳ ایضاً: ۸۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داری دے کر آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ ﴾[1]

"اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے اللہ اسے ہدایت دیتا ہے۔"

یہودیوں اور نصرانیوں کے پادریوں کو بخوبی علم ہے کہ دین محمدی مبنی برحق دین ہے لیکن وہ لوگ محض حسد اور تکبر کی وجہ سے اس کی اتباع نہیں کرتے اور دنیا کی چاہت اور نفسانی شہوات بھی اُن کے لئے دین محمدی قبول کرنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ یہود و نصاریٰ کا موجودہ دین اصل دین نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی اپنی کتاب میں تحریف کر کے اپنے دین کو بدل ڈالا تھا۔ لہٰذا اس وقت وہ اپنے اصل دین پر قائم نہیں ہیں بلکہ گمراہی، کجروی اور کفر و عناد پر قائم و دائم ہیں۔

آج ایک مسلمان اور کلمہ گو کی حیثیت سے ہمارے لئے بڑے ہی شرم اور انتہائی عار کی بات ہے کہ ہم تمام ادیان و فرق میں یکسانیت و یگانگت کا نعرہ لگائیں اور دوسری طرف اہل سنت والجماعت اور شیعوں (روافض) کے مابین قربت و یگانگت کا راستہ ہموار کرنے کا بہانہ تلاش کریں۔ اس مذموم فکر کے حامل بعض ایسے مفکرین اور آزاد خیال لوگ ہیں جن کو عقیدہ دینیہ اور اساسیاتِ اسلامیہ سے دور دور تک کا واسطہ نہیں بلکہ وہ اس کے واقف بھی نہیں ہیں۔ عصر حاضر میں اس سے بھی خطرناک بات یہ ہے کہ عقلی تکابازی نے دینی رنگ اختیار کر لیا ہے اور مصالح دنیویہ کو دینی رنگ دے دیا گیا ہے۔ اسلام تو یہود و نصاریٰ کو علی الاعلان اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لیں اور جنت میں داخل ہونے کے لئے تیار کریں، دین اسلام کو گلے لگا لیں اور باطل کا چولہ اُتار کر پھینک دیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ ﴾[2]

"آپ فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم

---

۱ سورۃ الشوریٰ:۱۳

۲ سورۃ آل عمران:۶۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ربّ بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔"

اسلام یہود و نصاریٰ کو امن کے سلسلے میں احکامات کے سلسلہ میں مجبور نہیں کرتا اور ان کو ان کے دین سے دست برداری کے لئے اُن کے ساتھ سختی کرتا ہے نہ ان کے اسلام قبول کرنے کے لئے کوئی جبری اقدام کرتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کے تشدد کا اسلام قائل ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ﴾[1]

"دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔ بلاشبہ ہدایت کجروی سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہیں۔"

تو پتہ یہ چلا کہ دین اسلام ہی اصل دین ہے اور یہود و نصاریٰ کا دین باطل ہے۔ اسلام نے اس بات کا اعلان اس لئے کیا ہے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ دین محمدی ہی لوگوں کے لئے نجات کا ذریعہ ہے۔ یہ بات دین اسلام کی زندہ دلی، فیاضی اور انسانیت کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کی جیتی جاگتی تصویر ہے تاکہ جو ایمان لانا چاہے، وہ برضا و رغبت ایمان کے دائرے میں داخل ہو جائے اور جو ایمان نہ لانا چاہے، اسے کون دائرۂ ایمان میں داخل کر سکتا ہے؟

اگر یہود و نصاریٰ اور مشرکین اسلام قبول کر لیں تو اسلام کا دامن رحمت اور اس کی آغوش فطرت کی بے پناہ کشادگی اُن کے لئے کافی وشافی ہو جائے گی اور دین اسلام کے دائرے میں داخل ہوتے ہی وہ مسلمانوں کے بھائی بن کر ان کی ہمدردی اور بھائی چارگی کے مستحق قرار پا جائیں گے کیونکہ اسلام کے اندر تعصب اور عناد نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے درمیان تعصب اور قومیت کی جڑ کاٹتے ہوئے دوٹوک انداز میں اعلان فرمادیا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ﴾[2]

۱ سورۃ البقرۃ: ۲۵۶

۲ سورۃ الحجرات: ۱۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو اقوام اور قبائل میں اس لئے تقسیم کر دیا ہے کہ تم لوگ آپ میں ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔"

تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ اسلام میں کسی قسم کا تعصّب اور تنگ نظری نہیں پائی جاتی اور جہاں تک تمام ادیان میں قربت اور ہم آہنگی کا معاملہ ہے تو یہ بات اسلام کے لئے کامل طور پر بعید از قیاس ہے کہ وہ یہودیت اور نصرانیت سے قربت اور نزدیکی کی بات کرے بلکہ اس بات کا تصور بھی محال ہے چہ جائیکہ وحدتِ ادیان کی بات کی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ ۙ وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ ۚ وَ مَا يَسْتَوِي الْأَحْيَآءُ وَ لَا الْأَمْوَاتُ ؕ إِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَآ أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾ [٦]

"اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں اور نہ تاریکی اور روشنی ہی برابر ہو سکتی ہے اور نہ چھاؤں اور دھوپ میں کوئی تناسب ہے اور نہ ہی زندہ اور مردہ ایک جیسے ہو سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سنا دیتا ہے مگر آپ ان لوگوں کو سنا نہیں سکتے جو قبروں میں ہیں۔"

جہاں تک مسلمانوں کی یہودیوں اور نصرانیوں سے ہم آہنگی کی بات ہے، بایں طور کہ مسلمان اپنے بعض شعائر دینی اور کچھ احکاماتِ شرعی سے دستبردار ہو جائیں اور اپنے دین اسلام کی فرماں برداری میں تساہل سے کام لیں یا یہودیوں و نصرانیوں سے مودت و رحمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یا بعض احکاماتِ دینیہ کی فرمانبرداری اور اتباع سے گریز کرتے ہوئے چشم پوشی کی راہ اختیار کریں تو ہمارا دعویٰ ہے کہ ایک سچے اور پکے مسلمان کا ضمیر یہ بات گوارا کرنے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہ ہو گا اور ایسا شخص اس طرح کا اقدام کرنے سے پہلے اپنے نفس کی لعنت و ملامت کا شکار ہو جائے گا۔ ہاں ان تمام حقائق کے باوجود ایک مسلمان کو اس کا دین اس بات کی کسی صورت میں اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسری قوم کے لوگوں پر ظلم روا رکھے یا اُن پر بے جا زیادتی کرے بلکہ شریعتِ اسلامیہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی عدل و انصاف سے پیش آنے کا

٦ | سورۃ الفاطر: ١٩۔ ٢٣

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس دیتی ہے۔ دین اسلام کی طرف سے مسلمانوں کو اس بات کا مکلف قرار دیا گیا ہے کہ وہ حق کی حمایت کریں اور اس کی مدافعت وحمایت میں سینہ سپر ہو جائیں اور باطل کے خلاف خم ٹھونک کر میدان میں اتر پڑیں اور اس کا قلع قمع کر کے ہی دم لیں اور جب تک باطل پسپانہ ہو جائے، اس وقت تک چین کا سانس نہ لیں۔

جہاں تک تمام کے تمام ادیان ومذاہب میں ہم آہنگی ویکسانیت کا معاملہ ہے اس سلسلہ میں ہم بحیثیتِ مسلمان یہ بات کہنے کے حقدار ہیں کہ اس قسم کی تحریک، دین اسلام اور تعلیماتِ اسلامیہ کے منافی عمل ہے جس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس قسم کی دعوت فتنہ وفساد اور انسانیت کے زوال کا پیش خیمہ ہے۔ اس سے بہت بڑے فتنہ کی رونمائی کا اندیشہ ہے اور ایسا اقدام عقیدۂ اسلامی میں بگاڑ پیدا کرنے اور ایمان کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ کے دشمنوں سے راہ ورسم ہموار کرنا اور ان کے لئے موالات ومساوات کی دعوت دینا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ صرف آپس میں راہ ورسم اور اخوت ومحبت کا رشتہ بحال رکھیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ﴾ [1]

”مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ومعاون اور دوست ہیں۔“

یہود کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس بات سے باخبر کر دیا ہے کہ کفار آپس میں ایک دوسرے کے معاون اور مددگار ہیں۔ چاہے وہ کسی بھی مذہب سے منسلک ہوں اور چاہے وہ کسی بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہوں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ﴾ [2]

”اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آپس میں ایک دوسرے کے

1 سورۃ التوبۃ:۷۱

2 سورۃ المائدۃ:۵۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوست ہیں۔"

اگر ہم یہ کہیں تو ہم حق بجانب ہوں گے کہ اسلام اور یہودیت کے درمیان کسی بنیاد پر بھی ہم آہنگی اور یکسانیت کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ اسلام اپنی پاکیزگی، رعنائی، روشنی، انصاف پسندی، اپنے عفوودرگذر، فیاضی، نرمی، ہمہ گیری، اپنے اخلاق کی بلندی اور اِنس و جن میں سے ہر ایک کے لئے اپنی عمومیت اور آفاقیت میں اپنی مثال آپ ہے جب کہ یہود کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی قومیت پرستی، مذہبی تعصب، تنگ نظری، اور تمام انسانیت سے اپنے بغض وحسد، کینہ و کدورت، اخلاقی انحطاط، گمراہی، کجروی، اپنی بخیلی اور ہوس پرستی میں منفرد حیثیت کے مالک ہیں۔ چنانچہ ایک مسلمان مریم علیہا السلام جیسی صدیقہ، عابدہ اور زاہدہ، پاکیزہ اور ستودہ صفات عورت پر کس طرح تہمت طرازی کرنے کی جرات کر سکتا ہے؟ جبکہ یہودیوں کی بیباکی اور جرات کا اس بات سے اندازہ لگایا سکتا ہے کہ وہ حضرت مریم علیہا السلام پر (نعوذ باللہ) زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ یہود تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ولد الزنا قرار دیتے ہیں۔ مسلمان اس قسم کی تہمت طرازی اور بہتان بازی کو کیوں کر برداشت کر سکتے ہیں؟

یہ بات کیوں کر ممکن ہو سکتی ہے کہ قرآن کریم جو کہ حقیقت میں کلام اللہ ہے، اس میں اور شیطانی پٹارے تلمود میں برابری اور یکسانیت روا رکھتے ہوئے دونوں کو ہم پلّہ تصور کیا جائے۔ ایسا کسی صورت میں بھی ممکن نہیں اور ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا کہ تلمود اور قرآن میں فرق نہ کیا جائے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان کس بنیاد پر ہم آہنگی اور قربت ہو سکتی ہے اور کیونکر یہ دونوں مذاہب یکساں اور یکجا ہو سکتے ہیں؟

عیسائیت کی حقیقت

اسلام تو دین توحید ہے اور نہایت ہی صاف وشفاف عقیدے کا حامل ہے۔ اس کی شریعت کامل و مکمل ہے۔ دین اسلام رحم پروری، فیاضی، عفوودرگذر، عدل وانصاف روا رکھنے والا دین الٰہی ہے جب کہ عیسائیت ایسا دین ہے جس کے اُصول ومبادی میں سے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں یا وہ خود اللہ ہیں یا وہ باپ اور روح القدس میں سے ایک ہیں، یعنی ان تینوں میں سے ایک ہیں۔ کیا عقل سلیم اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ کسی معبود اور بندے کے درمیان رشتہ قرابت ہو؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ بات تصور کی جاسکتی ہے کہ کوئی معبود کھاتا پیتا ہو یا گدھے کی سواری کر کے سفر طے کرتا ہو اور سوتا ہو اور اسے بول و براز کی بھی حاجت پیش آتی ہو؟ اگر ایسا ہے تو پھر وہ کس قسم کا معبود ہے؟ جس کو اس طرح کے عوارض لاحق ہوتے ہیں۔

لہٰذا کس بنیاد پر اسلام اور اس گمراہ قسم کی نصرانیت کے درمیان ہم آہنگی کی صورت نکالی جاسکتی ہے اور کس بنیاد پر دونوں کے درمیان یکسانیت اور مساوات کا نعرہ لگایا جاسکتا ہے کیونکہ دین اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت اور تعظیم کرتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسولوں میں سے برگزیدہ اور افضل ترین رسول ہیں۔ علیہ الصلاۃ واتم التسلیم!

شیعہ روافض کے ساتھ تقرب؟

ہم کہتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت اور شیعوں میں کس بنیاد پر یکسانیت اور تقرب ہو سکتا ہے؟ کہاں دین اسلام کا آفاقی نظامِ حیات اور کہاں شیعوں کا تنگ نظر اور تعصب و بد زبانی کی آلودگی میں ڈوبا ہوا نظام زندگی...؟

اہل سنت والجماعت سے منسلک وہ لوگ ہیں جو حاملین قرآن کریم اور متبعین سنتِ رسول مبین ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے دین اسلامی اور شریعتِ سماوی کا محافظ و نگہبان بنایا ہے لہٰذا اُنہوں نے دین کی بھرپور آبیاری کی۔ یہی نہیں بلکہ دین کی حفاظت، ناموسِ رسالت کی پاسبانی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اُنہوں نے جانوں کے نذرانے تک پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا اور یوں اُنہوں نے تاریخ دعوت و عزیمت کے باب میں ایک سنہرے باب کا اضافہ کیا ہے۔

اس کے برعکس روافض وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دیتے ہیں، اُن پر لعنت ملامت روا رکھتے ہیں، ان کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے پر بضد ہیں۔ یہ انہی صحابہ کرام پر لعن طعن کرتے ہیں اور اُن پر جملے کستے ہیں جنہوں نے اس دین کی بحسن و خوبی آبیاری کر کے اسے ہم لوگوں تک پہنچایا ہے۔ اگر کسی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک صحابی کی شخصیت کو داغدار کرنے کی کوشش کی تو گویا کہ اس نے پورے اسلامی سرمایہ کو نیست و نابود کر کے رکھ دیا اور اس کی وجہ سے عمارتِ اسلامیہ گویا کہ زمین بوس ہو گئی۔

اسی لئے ہمارا سوال ہے کہ اہل سنت والجماعت اور رافضیوں کے درمیان کس بنیاد پر یک جہتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیار و محبت کا معاملہ طے پا سکتا ہے؟ کیونکہ روافض خلفاے ثلاثہ کو برا بھلا کہتے ہیں اُنہیں گالی گلوچ تک کرنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ اگر وہ ذرا عقل و خرد سے کام لیں تو ان کو اس حرکت کے انجام کا پتہ چل جائے مگر وہ لوگ اس سلسلہ میں ﴿ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡيٌ فَهُمۡ لَا يَعۡقِلُونَ ﴾ کا مصداق ہیں کہ ان کو عقل و دانش سے واسطہ ہی نہیں ہے، ورنہ ان کو ایسا کرتے ہوئے پس و پیش محسوس ہوتا کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا اور اُن کو گالی گلوچ کا نشانہ بنانا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر براہ راست لعن طعن کرنا ہے، کیونکہ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ قرابت ہے۔ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر ہیں، دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وزیر کی حیثیت رکھتے ہیں اور دونوں زندگی میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ممد و معاون تھے اور موت کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں آرام فرما ہیں۔ گویا یہ حضرات موت و حیات دونوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور مصاحبت سے مشرف ہیں۔ کون ہے جس کو یہ شرف اور مقام حاصل ہے؟ مزید بر آں ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت میں تمام غزوات میں حصہ لیا ہے۔ ہمارے خیال میں عقیدۂ رفض کے بطلان کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے اور مزید دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے داماد ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہیں اور آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی مصاحبت کے لئے افضل ترین لوگوں کا انتخاب ہی فرمایا تھا۔ اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ رافضیوں کا عقیدہ ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے ثلاثہ کے بارے میں اسلام دشمنی کا پردہ فاش کیوں نہیں کیا؟ اور اس قضیہ سے لوگوں کو متنبہ کیوں نہیں فرمایا؟ خلفائے ثلاثہ پر لعن طعن اور ان کو گالی گلوچ کا نشانہ بنانے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ذات بھی لعن طعن کی زد میں آتی ہے کیونکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر پوری رضامندی سے مسجدِ نبوی میں بیعت خلافت کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر بیعتِ خلافت کی اور آپ رضی اللہ عنہ دورِ خلافت میں ان کے وزیر و مشیر کی حیثیت سے ساتھ دیتے رہے۔

ہم کہتے ہیں کہ رافضیوں کے اعتقاد کے مطابق کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات سے یہ اُمید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کسی کافر کو دیں؟ اور کیا یہ بات باور کی جا سکتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتد اور کافر کے ہاتھ پر برضا و رغبت بیعتِ خلافت کریں؟ سبحانك هذا بهتا ن عظيم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو لعنت وملامت کرنا، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ذات کو داغ دار کرنا ہے جنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے محض اللہ کی رضا و خوشنودی کی خاطر خلافت سے دستبرداری کا اعلان کیا تھا اور جس میں توفیق الٰہی آپ رضی اللہ عنہ کی ہم رکاب تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی پیشین گوئی فرما کر اپنی زندگی ہی میں آپ رضی اللہ عنہ کی دل جوئی فرمادی تھی۔ کیا نواسۂ رسول رضی اللہ عنہ کسی کافر کے لئے بیعت کا جواز فراہم کرتے ہوئے اپنی خلافت سے دست برداری کا اعلان کرے گا؟... سبحانك هذا بهتا ن عظيم!

مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ رافضی اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر کس منہ سے لعنت ملامت کرتے ہیں؟ حضرت عائشہؓ کی شخصیت تو وہ شخصیت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ کریم میں اُم المؤمنین کے زندہ و جاوید خطاب سے نوازا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ﴾[1]

"پیغمبر مؤمنوں پر خود ان کے نفسوں سے زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مؤمنوں کی مائیں ہیں۔"

میں حیرت اور استعجاب میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اہل سنت والجماعت اور رافضیوں کے درمیان کس طرح اتحاد ہو سکتا ہے؟ جبکہ رافضی لوگ امام خمینی کو معصوم قرار دیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے باطل عقیدہ کے مطابق اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ان کے امام خمینی، نائبِ امام مہدی ہیں اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ امام مہدی ان کے یہاں ایک خیالی شخصیت ہیں۔ امام مہدی کے بارے میں رافضیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ 'سامراء' کی سرنگ میں روپوش ہو گئے ہیں۔ اب ان کے نائب موجود ہیں اور نائب اصل کے قائم مقام ہوتا ہے، لہٰذا اگر شیعہ کے زعم کے مطابق امام مہدی معصوم ہیں تو خمینی بھی معصوم ہوئے کیونکہ وہ اُن کے نائب ہیں اور نائب اصل کا قائم مقام ہوتا ہے۔

یہ کیسا تضاد ہے کہ رافضی اپنے فقیہ کی ولایت کا عقیدہ رکھتے ہیں؟ اگر ان کا عقیدہ یہ ہے تو اُنہوں نے اپنے اس قول کی وجہ سے اپنے مذہب کی گویا اینٹ سے اینٹ بجادی ہے اور اپنے

---

1 سورۃ الاحزاب:۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب کی دیوار گرا کر اسے غیر محفوظ کر دیا ہے کیونکہ باطل، باطل کو شہ دے کر اسے کیفرِ کردار تک پہنچا دیتا ہے۔ اور باطل، باطل سے ہی پروان چڑھ کر برگ وبار لاتا ہے اور پھر اس سے بہت سے اشکالات رونما ہوتے ہیں۔ نتیجتاً ایک دوسرے کا ٹکراؤ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور چنگاری سلگتے سلگتے دہکتا ہوا انگارہ بن جاتی ہے اور شعلہ بن کر پورے کے پورے خرمن کو نیست ونابود کر دیتی ہے۔ لہٰذا ہم یہاں پر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اہل بیت شیعہ کی دروغ گوئیوں اور تہمت طرازیوں سے بری الذمہ ہیں اور روافض کے مذہبِ باطلہ کے بطلان میں شرعاً وعقلاً دلائل وبراہین کی بہتات ہے جن کو مختصر وقت میں گنوانا بڑا دشوار اور مشقت کن معاملہ ہے۔ اسلئے ہماری رافضیوں کی خدمت میں یہی دعوت ہے کہ وہ پورے کے پورے دین اسلام میں داخل ہو جائیں۔

اہل السنۃ والجماعۃ کا جہاں تک تعلق ہے تو ہمارا رافضیوں سے دور دور کا بھی کوئی رشتہ نہیں ہے اور ہم ان سے ذرہ برابر قریب بھی ہونا نہیں چاہتے بلکہ اگر اس سے بھی کم پیمانہ ہو تو ہم اس کے برابر بھی ان سے ہم آہنگی اور نزدیکی کے خواہاں نہیں ہیں کیونکہ رافضی یہود ونصاریٰ سے بھی بڑھ کر دین اسلام کے لئے ضرر رساں ہیں اور ہم بحیثیتِ مسلمان ان پر ذرہ برابر بھی بھروسہ نہیں کر سکتے اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ ان کو محتاط انداز میں دیکھا کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۖ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝﴾[1]

"یہی حقیقی دشمن ہیں۔ ان سے بچو اور احتیاط برتو، اللہ تعالیٰ اُنہیں غارت کرے۔ یہ کہاں بہکائے جاتے ہیں۔"

شیعہ روافض کا نسب نامہ عبد اللہ بن سبا یہودی سے جا کر مل جاتا ہے اور ابو لؤلؤ مجوسی کا ان کے بانیوں میں شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں سے ہماری گزارش ہے کہ عقائد وسلوک کے میدان میں اُن کی امتیازی شان ہونی چاہئے کہ انہیں وہی بات پسند آئے جس میں اللہ کی خوشنودی اور رضا پنہاں ہو اور اُنہیں وہی چیز مبغوض ہو جس سے اللہ کی ناپسندیدگی اور ناراضی لازم آتی ہو، لہٰذا مسلمانوں کے مسلمان ممد ومعاون بن جائیں اور باہم شیر وشکر ہو کر متحد ومتفق ہو جائیں اور یدِ واحد کی طرح باہم مل جائیں کیونکہ مسلمانوں کے دشمن یا اعدائے اسلام عصر قدیم اور عصر

---

1 سورۃ المنافقون:5

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدید دونوں میں اپنے عقائد اور دین کے معاملہ میں مسلمانوں سے دشمنی میں ید واحد کی طرح باہم متحد و متفق تھے، ہیں اور رہیں گے، اگرچہ آپس میں ان کا کتنا ہی شدید اختلاف کیوں نہ ہو؟ مگر جب اسلام کے خلاف کوئی مہم چلانی ہو گی اس میں وہ اپنے شدید اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر یک آواز ہو جاتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾[1]

"اور آپ سے یہود و نصاریٰ ہر گز ہر گز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں۔"

اسلام کے خلاف کفار کا حسد و بغض

فلسطین میں صیہونی (یہودی) حکومت کی داغ بیل ہی اسلام کے خلاف محاذ آرائی اور اس اسلامی خطہ میں امن وامان کو غیر مستحکم کرنے کی غرض سے ڈالی گئی ہے تاکہ اس علاقہ کا امن وامان غارت ہو کر بے چینی اور بدامنی کی فضا قائم ہو جائے۔ اس سے عالم اسلام پر مغرب کے استعمار یا اس کی نو آبادیاتی نظام نے براہ راست عقائد و نظریات پر اور مسلمانوں کے معاشرتی وسماجی ماحول پر منفی اثرات چھوڑے ہیں جس کی ضرور رسانی کا مسلمان ابھی تک مزہ چکھ رہے ہیں۔ ان ضرر رساں امراض میں سے ایک مرض یہ بھی ہے کہ عالم اسلامی سے اسلامی عدالتوں کا صفایا ہو گیا ہے اور انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین نے اس کی جگہ لے لی ہے اور اسلامی عدالتوں کی جگہ کورٹس اور ہائی کورٹس قائم کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن الحمد للہ مملکت سعودی عرب ابھی تک اس بری بلا سے محفوظ ومامون ہے یہی وہ واحد ملک ہے جس میں اسلامی عدالتی نظام قائم ہے اور یہی وہ ملک ہے جہاں اسلامی قانون کو بالادستی حاصل ہے۔ جہاں شرعی اعتبار سے فیصلے صادر ہوتے ہیں اور یہی وہ ملک ہے جہاں عقیدۂ توحید کا پرچم لہرا رہا ہے اور قال اللہ و قال الرسول کا فلک بوس نعرہ بلند ہو رہا ہے!!

عصر حاضر میں یہود و نصاریٰ نے مل کر اجتماعی طور پر اس اسلامی خطہ (جزیرہ عرب) کے لئے پیہم مشکلات اور مصائب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور خلیجی اسلامی ممالک کو جنگی چھاؤنیوں

1 سورۃ البقرۃ:۱۲۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کا سبب وہ فوجی انقلاب ہیں جس کے خطرے سے یہ علاقہ دوچار ہے جو مختلف ناموں سے گاہے بگاہے رونما ہوتے رہتے ہیں کبھی تو یہ 'ذوالبعث' کے نام سے جنم لیتا ہے اور کبھی قومیت و وطنیت کے نام سے تو کبھی 'اشتراکیت' کے نام سے اس کو منظر عام پر لایا جاتا ہے۔ ان پارٹیوں سے اسلام کا ذرہ برابر تعلق نہیں ہے بلکہ اس سے بھی کم کوئی پیمانہ ہو تو میں کہوں گا کہ اس کے برابر بھی اس کا اسلام سے واسطہ نہیں۔ صدام حسین بھی انہی باطل نظریات کی پیداوار ہے۔

اس طرح دین اسلام اور علوم نبویہ کی بیخ کنی کی گئی تاکہ اسلامی قوانین کی بالادستی کو ختم کر کے ان قوانین وضعیہ کو مسلمانوں کے سر تھوپ دیا جائے۔ مسلمانوں کا استحصال کیا گیا اور حق کی آواز کو دبانے اور اس کے نورانی چراغ کو ناتواں پھونکوں سے بجھانے کو کوشش کی گئی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کا امیر طبقہ مغربی ممالک میں سکونت پذیر ہو گیا اور وہ ممالک کمزوری کا شکار ہو گئے جہاں انقلابات آئے اور فوجی چڑھائی ہوئی اور ان میں سے جو اُمت بھی تخت نشین ہوئی، اس نے اپنے سلف پر خوب لعنت وملامت کی۔ اس نظام کی اثر پذیری کا ثمرہ ہے کہ ابھی تک بعض عرب ممالک جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو ایسے سنگین جرم سے تعبیر کرتے ہیں جو قابل سرزنش اور لائق عقاب ہے۔ فلا حول ولا قوۃ إلا باللہ!

ہم کہتے ہیں کہ کہاں گئی باہمی ہمدردی اور دعوت وعزیمت کے بلند و بانگ دعوے اور کہاں رہ گئی عزت وکرامت کی قیمتی چادر؟

چنانچہ جب سپر پاور ملکوں کے لئے اسباب مہیا ہو گئے تو وہ ظاہری طور پر فوجی دخل اندازی کے لئے کوشاں نظر آنے لگے کیونکہ اقتصادی طور پر تو انہیں پہلے ہی سے بالادستی حاصل تھی۔ اس لئے مغربی ممالک کی نیتیں خراب ہونے لگیں اور اُن کا فتور اپنی انتہا کو پہنچ گیا حتی کہ وہ اپنی بدنیتی کی وجہ سے اس بات کے خواہاں نظر آنے لگے کہ پہلے تو ان خلیجی ممالک کے پورے خطہ کو بدامنی اور انتشار کی آماج گاہ بنا دیا جائے پھر اُنہیں چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے آپس میں دست و گریباں کر دیا جائے تاکہ یہ اپنی ساری توانائی اسی کشمکش کی نذر کر دیں اور اسی دینی اور اعتقادی دشمنی کا نتیجہ ہے کہ سپر پاور ممالک حرمین شریفین کی محافظ سعودی حکومت کے خلاف کمربستہ نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ملک کو عز و شرف کا گہوارہ بنا دے اور اس کی عظمت اور شان کو دوبالا کر دے اور اس کی شہرت میں چار چاند لگا دے۔ کیونکہ یہی وہ مملکت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو موجودہ دور میں اسلام کا قلعہ اور مسلمانوں کے لئے جائے پناہ ہے۔

اس لئے مغربی ممالک میں سے امریکہ اور برطانیہ اور ان کے حواریوں کی کوشش ہے کہ اس عظیم ملک کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ ممالک، اس ملک کی سلامتی کو ملیامیٹ کرنے کے لئے رات دن کوشاں ہیں اور نہ صرف اس ملک کو برباد کر کے اس پر قابض ہونے کے درپے ہیں بلکہ تمام سپر پاور ممالک اور ساری کی ساری کافر دنیا، اسلام اور مسلمانوں کے کھلے دشمن ہیں اور اسلام کے خلاف بیک آواز صف بستہ کھڑے، اسلام اور مسلمانوں کو کھلم کھلا دعوتِ مبارزت دے رہے ہیں۔ لہٰذا ان ممالک میں سے کسی ملک پر بھی کسی صورت میں بھی بھروسہ اور اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ مملکتِ سعودی عرب کو ضرر رسانی اور نقصان دہی کی تمنا کا اظہار، ان کے دھمکی آمیز اعلانات سے ہوتا ہے جو انہوں نے مملکتِ سعودی عرب کے حساس علاقوں کے سلسلہ میں کیے ہیں۔ مملکت کی سرزمین کی سلامتی اور اس کی وحدت کو اپنے مقاصدِ مذمومہ کا نشانہ بنانے کی غرض سے اُنہوں نے یہ حرکت کی ہے۔ ہمارا بھی کھلم کھلا اعلان ہے کہ امریکہ کو اس بات کا بخوبی پتہ ہونا چاہئے کہ دنیا کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک کے مسلمان بلادِ حرمین شریفین کے پاسبان اور نگہبان ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو مزید عزوشرف سے نوازتا چلا جائے کیونکہ یہ مملکتِ سعودی عرب ہی ہے جس کو بلادِ حرمین ہونے کا شرف حاصل ہے اور یہی وہ مملکت ہے جو اسلام اور مسلمانوں کا آخری قلعہ اور پناہ گاہ ہے۔

مسلمانوں کے خلاف عالم کفر کی سازشیں

مسلمانوں کے خلاف عالم کفر کی ان سازشوں کو چھ نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

a یہودی ملک اسرائیل کو تحفظ فراہم کرنا

b ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کے خواب کو عملی جامہ پہنانا

c عرب ریاستوں کے درمیان یہود فوج کی بالادستی اور سلامتی کو یقینی بنانا

d عرب علاقوں کے قدرتی وسائل وذرائع اور اقتصادی اثاثہ جات پر قبضہ کرنا تاکہ اس سرزمین پر بسنے والے اصل باشندے غیر مسلموں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو جائیں اور صرف اُن کے ٹکڑوں پر گزر بسر کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ دعوتِ اسلامیہ کا بلادِ عرب سے جنازہ نکال دیا جائے تاکہ اسلام کا اور قال اللہ و قال الرسول کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔

⑥ اسلام مخالف تحریکوں کو زہر افشانی کی کھلم کھلا چھوٹ مل جائے اور اسلامی روایات واقدار کا اس خطے سے مکمل صفایا ہو جائے۔ علاوہ ازیں اس خطہ کے تمام ممالک باہم دست وگریباں ہو جائیں اور ایسی دائمی خانہ جنگی چھڑ جائے جس کا خاتمہ ممکن نہ ہو۔

فرزندانِ اسلام! کیا تمہارے لئے ترکی حکومت باعثِ عبرت نہیں؟ یہ وہی ترکی حکومت ہے جس پر ہمیشہ اشتراکیت کا غلبہ رہا ہے۔ اس وقت سے اشتراکیت نے ترکی حکومت کو اپنے زیر نگیں کیا ہوا ہے جب سے کمال اتاترک نے اس حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اور زبردستی اس اسلامی ملک پر کفر وشرک کی نحوست کو مسلط کر دیا، چنانچہ وہاں کے حکام نے شریعتِ اسلامیہ کی مخالفت شروع کر دی اور تعلیماتِ اسلامیہ کو پس پشت ڈال دیا، اور اس کے اُصول ومبادی سے دور سے دور تر ہوتے چلے گئے۔ اسلام کے ایک ایک اُصول کو اس ملک سے کھرچ کھرچ کر پھینک دیا گیا اور آج ابھی تک حکومتِ ترکیہ اسلام کی مخالفت پر کمربستہ اور اس کے خلاف صف آرا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ اُنہوں نے یہودیوں سے سمجھوتہ کرکے اسلام دشمنی کی پکی اور سچی دلیل پیش کر دی ہے۔ حالانکہ یہودیوں نے انھیں اپنی آنکھوں پر بٹھانے کے بجائے اپنا مطیع اور فرمانبردار خادم بناکر دنیا کے سامنے اُن کی تذلیل کی، بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ یہودیوں نے ان کو اپنی خاص تنظیموں میں ابھی تک کوئی سیٹ تک مہیا نہیں کی ہے۔ صرف اس لئے کہ ترک کسی زمانے میں اسلام کے حامی تھے اور کسی دور میں ترکوں نے عالم اسلام کی قیادت کی تھی۔ بس یہودیوں کی نظروں میں ان کا یہی گناہ کانٹے کی طرح کھٹکتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ترکی کو ابھی تک کسی بھی تنظیم میں شریک نہیں کرتے اور نہ ہی کسی اہم عہدے سے ان کو سرفراز ہونے دیتے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کو ہماری یہی نصیحت ہے کہ تم چاہے یہودیوں کے لئے اپنے حقوق سے پوری طور پر سبکدوش ہو جاؤ مگر یہود یہود ہی رہیں گے، وہ تم سے کبھی بھی اپنی رضامندی اور خوشنودی کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہماری تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ اپنے دین کے دفاع کے لئے سینہ سپر ہو جائیں اور اپنے حق خودارادی کو برقرار رکھنے کے لئے بھرپور کوشش کریں اور اپنے اسلامی تشخص کی حفاظت کے لئے کوشاں ہو جائیں۔

اب ہم عراقی بھائیوں سے مخاطب ہو کر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میرے عزیز عراقی مسلمان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیو! مغرب کی تم سے یہ دشمنی، دین کی دشمنی ہے، اس دشمنی کی اور کوئی دوسری وجہ نہیں ہے۔ ہمارا سوال ہے کہ عراقی عوام چھ سال سے حصار بندی کی زندگی کیوں گزار رہے ہیں؟ آخر ان کمزور ناتواں اور مسکین عوام کا کیا گناہ ہے اُنہیں اس کی قیمت کیوں چکانا پڑ رہی ہے؟ اگر ان کا کوئی گناہ ہے تو یہ ہے کہ وہ لوگ مسلمان اور کلمہ گو ہیں!!

ہمیں اجازت دیں کہ اس موقعہ پر ہم صراحت کے ساتھ یہ بات کہنا چاہتے ہیں کہ اس جنگی دوڑ میں صدام اور اس کی پارٹی کا کچھ نہیں بگڑے گا اور نہ ہی صدام اور اس کی پارٹی کو کسی نقصان کی کوئی پرواہ ہے، اُنہیں تو اپنا اُلّو سیدھا کرنے سے غرض ہے۔ مغربی اتحادی ممالک کا خیال بلکہ ان کا متفقہ طور پر پروپیگنڈا ہے کہ عراق اقوامِ متحدہ کی قرار داد پر عمل درآمد کرنا نہیں چاہتا۔ حالانکہ جس قرار داد کی عراق نے خلاف ورزی کی ہے وہ تو صرف اور صرف ایک ہی قرار داد ہے، اس کے برعکس یہودیوں نے پچاس قرار دادوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس سلسلہ میں مغربی ممالک کے سربراہوں میں سے کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی، اس سے بھی آگے بڑھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب صہیونی حکومت نے معاہدے پر دستخط سے انکار کر دیا، اس وقت یہودیوں کے خلاف معروف و مشہور سورماؤں میں سے کسی نے اپنی زبان سے ایک جملہ تک نہیں نکالا، حالانکہ یہ پورا خطہ آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھٹنے کے لئے تیار ہے بس ایک چنگاری کو ہوا دینے کی ضرورت ہے اور پورا خطہ اس کی آتش فشانی کی لپیٹ میں آجائے گا۔ اس پُرفتن ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ کسی صورت میں بھی مناسب نہیں ہے مگر صہیونی ہیں کہ اپنی ہٹ دھرمی پر اترے ہوئے ہیں اور اپنے تکبر و عناد پر قائم ہیں۔ اُنہیں کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ اُنہیں صرف اپنے ذاتی مفاد سے مطلب ہے اور اُنہوں نے صدام کو اپنا ہتھکنڈہ اور ایجنٹ بنایا ہوا ہے لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اعدائے اسلام جو پلاننگ بنا رہے ہیں، صدام حسین اسی کا نفاذ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

ہماری امریکہ اور اس کے حلیف ممالک سے درخواست ہے کہ وہ خلیجی ممالک کے معاملات میں دخل اندازی سے گریز کریں کیونکہ اس عربی خطہ کے تمام خلیجی ممالک بذات خود اپنے اپنے ملکوں کے ذمہ دار ہیں۔ ان میں سر فہرست مملکتِ سعودی عرب ہے اور ان تمام خلیجی ممالک کو حق خود ارادی حاصل ہے کسی دوسرے ملک کو ان کے معاملات میں ٹانگ اڑانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم امریکہ کو بھی یہ پیغام دینا چاہیں گے کہ اسے اپنی طاقت وقوت پر کسی قسم کا غرور نہ ہو اور وہ اپنی بے پناہ ایٹمی صلاحیت پر نازاں نہ ہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنتِ تکوینی ہے کہ جب طاقت وقوت کسی قوم یا کسی حکمران وقت کو ظلم پر آمادہ کر دیتی ہے تو سمجھ لو کہ اس کی شامت آگئی ہے اور اس کی تباہی وبربادی اس کے سر پر منڈلا رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حتمی فیصلہ ہے اللہ کے یہاں دیر ہے، اندھیر نہیں۔

ہوتا یہ ہے کہ وہی کمزور وناتواں لوگ، جن پر ظلم کیا جاتا ہے، ایک دن اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ ربّ العالمین کی طرف سے اس سرکش اور کافر قوم کی تباہی وبربادی انہی مظلوموں کے ہاتھوں مقدر فرمادی جاتی ہے اور اللہ کے حکم سے وہ سرکش قوم انہی مظلوموں کے ہاتھوں سے تباہ وبرباد ہو جاتی ہے کیونکہ ان ظالموں کی ہلاکت کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی کمک فراہم کرتا ہے اور مظلوموں کا خون رنگ لاتا ہے۔ ظالموں کا نام ونشان مٹ جاتا ہے۔ امریکہ کو اپنی جدید ٹیکنالوجی اور بے پناہ ایٹمی صلاحیت پر ہرگز ہرگز ناز نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ٹیکنالوجی پر ہی فتح ونصرت کا دارومدار نہیں ہے بلکہ فتح ونصرت کا دارومدار ایمانِ خالص اور یقین صادق پر ہے۔

اس خلیجی خطہ کا امن وامان ان عرب ممالک کے اربابِ حل وعقد کے ہاتھ میں ہے۔ وہی اس سرزمین پر امن وامان کے پاسبان اور محافظ ہیں۔ یہاں غیروں کو قائم رکھنے کی ذمہ داری بھی انھی لوگوں کی ہے۔ کسی دوسرے کو ان ممالک کے معاملات میں دخل اندازی کا کیا حق پہنچتا ہے ؟ ان مصیبت زدہ خلیجی ممالک میں مشکلات ومصائب کا سبب سپر پاور ممالک اور ان کے اتحادیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ ان سپر پاور ممالک کا طریقۂ واردات یہ ہے کہ یہ خود ہی کسی علاقے میں فتنہ وفساد برپا کرواتے ہیں اور فسادات کے رونما ہوتے ہی سازوسامان سے لیس اپنی اپنی فوجیں وہاں پہنچا دیتے ہیں اور جب بھی کوئی فساد ان کی وجہ سے رونما ہوتا ہے تو یہ ممالک اس فساد سے نبرد آزمائی کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں اور دعویٰ کرنے لگتے ہیں کہ صورتحال کی سنگینی کا تقاضا ہے کہ اتحادی فوجیں اقوامِ متحدہ کی چھتری تلے اس ملک میں اُتاری جائیں۔ گویا انہیں کی فوجوں میں یہ صلاحیت ہے کہ صورتِ حال کنٹرول کر سکیں اور حالات کی سنگینی کا اندازہ لگا سکیں... آخر کیوں؟ یہ تو ایسے ہی ہے کہ جیسے کسی بھیڑیے کو بکریوں کا محافظ اور نگہبان بنا دیا جائے۔

میرے عزیز بھائیو! ہمارے اور ان کے درمیان اسلام اور غیر اسلام کی لڑائی ہے، لہٰذا یہ دشمنی، دینی دشمنی ہے اور امریکہ کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے بلکہ وہ تو یہودیوں کی شطرنج کا پانسہ ہے۔ یہودی جیسے چاہتے ہیں، اسے اپنے سامنے ناک رگڑنے پر مجبور کر دیتے ہیں اور امریکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ذلیل وخوار ہو کر یہودیوں کے سامنے ناک رگڑنی پڑتی ہے۔ مسلمان کسی حال میں خلیج کے اندر امریکہ کی فوجی موجودگی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور نہ ہی اس خطہ میں امریکہ کے حلیف ممالک کی موجودگی مسلمانوں کو گوارہ ہے اور نہ ہی کسی کافر ملک کی اس خطہ میں بالادستی مسلمانوں کے شایان شان ہے کیونکہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''جزیرۃ العرب میں دو ادیان کا وجود باقی نہیں رہ سکتا۔'' نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری وصیت میں فرمادیا ہے، ''یہود ونصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال بھگاؤ۔''

عامۃ المسلمین کو نصیحت

لہٰذا ہمیں اپنے حبیب ﷺ کی وصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔ اب میں اپنے مسلمان بھائیوں سے مخاطب ہو کر ان سے براہِ راست یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں: مسلمانو! تمہارے سروں پر مصائب وآلام، خوف ودہشت کے بادل منڈلارہے ہیں، لہٰذا ان حالات میں تو اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی کوشش کرو اور اللہ کے سامنے گڑگڑا کر آہ وزاری کے ساتھ توبہ کرو! کیونکہ گناہوں اور معصیتوں کی پاداش میں ہی بلاؤں اور آفتوں کا نزول ہوتا ہے اور مصائب وآلام کا توبہ واستغفار اور اللہ کی طرف رجوع وانابت ہی سے ازالہ ہوتا ہے۔

ہم اس شخص سے کہنا چاہتے ہیں جس نے شراب نوشی کے ذریعہ اللہ کی نافرمانی کا سنگین ارتکاب کیا ہے کہ وہ اللہ کے روبرو سچی توبہ کرے کیونکہ اس شخص کے اس عمل کی وجہ سے اصلاحِ معاشرہ کا فریضہ انجام پذیر ہوگا۔ اس گھناؤنی حرکت سے توبہ کرکے گویا کہ وہ اپنے سماج کی اصلاحی خدمت کا فریضہ انجام دے گا۔

میں اس شخص سے براہ راست مخاطب ہونا چاہتا ہوں جس نے زناکاری اور فحاشی یا اغلام بازی اور غیر فطری عمل کرکے اپنا منہ کالا کیا ہے۔ اسے اللہ کی طرف فوراً رجوع کرنا چاہئے اور توبہ کرکے اپنے گناہوں کا ازالہ کرنا چاہئے۔ اپنے کیے پر ندامت کے آنسو بہانا چاہئیں اور اس کے بعد اس سنگین گناہ سے دور رہنے کا عزم کرنا چاہئے۔

میں اس شخص سے مخاطب ہو کر خصوصی نصیحت کرنا چاہتا ہوں جس نے منشیات یا ہیروئن اور چرس نوشی کرکے اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہے کہ تم توبہ کرو اور اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہا کر رب کریم سے یہ گناہ معاف کروالو! کیونکہ عنقریب تمہیں رب ذوالجلال کے سامنے حاضری دینی ہے اس وقت تم کس منہ سے ربّ کریم کا سامنا کروگے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح میں بے نماز کو مخاطب کرکے بطورِ نصیحت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلی فرصت میں توبہ کر ڈالو! اور اللہ کی طرف رجوع وانابت کرو! کیونکہ موت کا کوئی پتہ نہیں، کب آجائے گی۔

میں ان ظالموں اور جابروں سے مخاطب ہو کر یہ کہوں گا جنہوں نے کسی مسلمان کی عزت و آبرو یا مال و دولت غصب کرکے کسی کے خلاف ظلم جیسی گھناؤنی حرکت کا ارتکاب کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو اور اس ظالمانہ عمل سے دور رہنے کا عزم کرو تاکہ تمہارے غم غلط ہو جائیں، دور ہو جائیں اور مصائب وآلام کافور ہو جائیں۔

اپنے مال و دولت اور اپنی جائداد و کاروبار کو سودی لین دین سے پاک صاف رکھو! کیونکہ سودی کاروبار ایسی منحوس بیماری ہے جو جنگ و جدال اور تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے بلکہ سودی لین دین ہی ساری برائیوں کی جڑ ہے۔ اگر اسے اُمّ الخبائث کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا، لہٰذا اپنے معاملات کو سودی لین دین کی آلودگی سے پاک وصاف رکھنے کی بھرپور کوشش کرو اور جو معاملات ملتِ اسلامیہ اور شریعتِ الٰہیہ کے منافی ہوں، ان کا بائیکاٹ کرو! تاکہ ساہوکار اسلامی احکامات کے تحت اپنے تمام بینکاری نظام کو ڈھالنے کے لئے مجبور ہو جائیں اور اللہ کے روبرو گڑ گڑا کر دعا کرو اور دعوتِ اسلامیہ کو پوری دنیا میں پھیلاؤ اور دین اسلام کی تبلیغ کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دو تاکہ چار دانگ عالم میں اسلام کا پرچم لہرانے لگے۔

مسلمانوں کو تعلیمات اسلامیہ سے روشناس کرانا اپنا شعار بناؤ اور عالم اسلام کے سازگار ماحول اور اس کی پر کیف فضا میں اسلامی نصابِ تعلیم کی طرف بھرپور توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کرو! تمہیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ دعوت الیٰ اللہ کا فریضہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ خصوصاً یہ ان علمائے کرام کی ذمہ داری ہے جو اپنے عقیدہ اور علم و عمل کے اعتبار سے مستند ہوں جو اپنی استقامت کے اعتبار سے عوام وخواص میں مقبول ہوں اور جو تقویٰ و پاکیزگی کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہوں اور جو عوام کے لئے ان کے درپیش مسائل میں مرجع کی حیثیت رکھتے ہوں اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق فیصلہ دینا ان کا شیوہ ہو! اور گروہ بندی اور فرقہ پرستی سے احتیاط برتو! اور خواہشات کے پیچھے اور طرح طرح کی بیہودگی و عیاشی سے کنارہ کشی اختیار کرو! اللہ کے عقاب، اس کے عذاب و عتاب سے ڈرو کیونکہ اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے اس لئے کہ اللہ جب گرفت کرنے پر آتا ہے تو اس کی گرفت سے کوئی چھٹکارا نہیں دلا سکتا۔ بارك الله لي ولكم في القرآن العظيم ، وبهدى سيد المرسلين وبقوله القويم! أقول قولي هذا، واستغفر الله لي ولكم ولسائر المسلمين فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ